مفتی ذاکر حسن نعمانی
شریعہ ایڈوائزر بینک آف خیبر (اسلامک بینکنگ)

سود کی حقیقت‘ علت‘ حرمت اور حکمت

سودی بینکوں کا سب سے اہم کام رقومات (مختلف ممالک کی مختلف مالیت کی کرنسیاں) کا سودی لین دین ہے دیگر معاملات میں بھی خلاف شرع کاموں سے اجتناب کا تصور ہے نہ بچنے کی کوشش کرتے ہیں ہاں اگر اتفاقاً کوئی معاملہ خلاف شرع نہ ہو تو وہ الگ بات ہے۔

کرنسی: کرنسی بذات خود مقصود نہیں بلکہ آلہ تبادلہ ہے اس کے ذریعے اشیاء وخدمات کا لین دین ہوتا ہے کرنسی گردش میں ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اشیاء وخدمات پیدا اور استعمال ہوتی رہتی ہیں۔

سود اور ضابطہ سود سود صرف ذوات الامثال میں بنتا ہے قرض کا لین دین بھی صرف ذوات الامثال یعنی مثلی اشیاء میں ہوتا ہے

مثلی اشیاء: وہ اشیاء جو ایک دوسرے کے ساتھ سائز‘ رنگ‘ جسامت‘ شکل اور مالیت میں تقریباً برابر ہوں۔

مثلی کرنسی کی مثال: ہر ملک کی کرنسی کی بنیادی اکائی‘ روپیہ روپیہ‘ ڈالر ڈالر‘ درہم درہم‘ پاؤنڈ پاؤنڈ‘ ریال ریال‘ دینار دینار‘ فرانک فرانک‘ ین ین وغیرہ۔

مثلی اشیاء کی مثال: گندم گندم‘ جو جو‘ کھجور کھجور‘ سونا سونا‘ چاندی چاندی‘ نمک نمک

مذکورہ اشیاء وکرنسی میں لین دین کے وقت کمی بیشی سے سود بنتا ہے ان میں لین دین کے وقت مساوات ضروری ہے۔

مثلی اشیاء کی پہچان کا طریقہ: کوئی کسی کی کوئی چیز ضائع کر دے تو ضمان اور تاوان میں اگر وہی چیز دیتا ہے تو مثلی ہے مثلاً ایک سیر گندم ضائع کی تو ضمان میں اس کے بدلہ ایک سیر گندم ادا کرتا ہے اگر اس کی قیمت ادا کرتا ہے تو پھر مثلی نہیں بلکہ قیمتی ہے مثلاً کسی کی مرغ ماردی تو اب تاوان میں مرغ دے گا۔

سود کی تعریف: مثلی اشیاء کے نقد یا ادھار لین دین میں بلاعوض کی بیشی یہ تعریف کرنسی اور دیگر مثلی اشیاء پر صادق آتی ہے۔

ربا النسیئہ: کرنسی کے نقد یا ادھار لین دین میں بلاعوض کی بیشی۔ اس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے یہ لین دین خواہ تجارت کی بنیاد پر ہوتا ہو یا حاجت اور ضرورت کی بنیاد پر۔

ربا الفضل: مثلی اشیاء میں لین دین کے وقت بلاعوض کی بیشی۔ مثلاً اشیاء ستہ سونا اور چاندی‘ گیہوں‘ جو‘ کھجور‘ نمک۔ انکی حرمت احادیث سے ثابت ہے مذکورہ اشیاء کے علاوہ دیگر اشیاء میں بھی سود بنتا ہے جن میں مخصوص

اور مذکورہ اشیاء کی علت (Cause) پائے جائے۔

سود کی علت: جنس اور قدر سود کی علت ہے جنس کا مطلب ہے کہ تمام بنیادی اکائیاں رنگ جسامت' شکل' مالیت اور فائدہ میں ایک جیسی ہوں۔ قدر کا مطلب ہے مقدار میں برابر ہوں یہ برابری کبھی وزن کے ساتھ ہوتی ہے کبھی گنتی کے ساتھ۔ کبھی کسی پیمانہ کے ساتھ دونوں کا حاصل ہے تماثل یعنی ایک جیسے ہونا جن دو چیزوں کے تبادلہ کے وقت یہ دونوں علتیں پائی جائیں تو کمی بیشی سود ہوگی۔

چونکہ بینکوں میں عموماً رقومات (کرنسیوں) کا لین دین کمی بیشی کے ساتھ ہوتا ہے اور رقومات میں سود کی علت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے کہ تمام کرنسیوں کی بنیادی اکائیاں سو فیصد ایک دوسرے کی مساوی ہیں کرنسی کی ہر بنیادی اکائی اور فرد کی قوت خرید برابر ہے لہٰذا ان میں قدر اور جنس کی تلاش کی ضرورت نہیں جنس اور قدر کی تلاش ان میں تماثل (صورتاً اور معنیً ایک جیسا ہونا) معلوم کرنے کیلئے ہوتی ہے اور یہ تماثل ان میں اعلیٰ پیمانے پر موجود ہے۔ مثلی کی تعریف الاشباہ انظائر للسیطوطی میں موجود ہے۔ مالا تختلف اجزاء النوع الواحد منہ بالقیمہ یعنی جن میں ایک ہی نوع کے مختلف اجزاء میں قیمت کے اعتبار سے تفاوت نہ ہو (۲۱۹۔۲ج) مثلی کی یہ تعریف ہر ملک کی کرنسی پر صادق آتی ہے ہر ملک کی کرنسی ایک نوع ہے اور اس کی ہر بنیادی اکائی اس کے اجزاء اور افراد ہیں۔

سود کیوں حرام ہے: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے حکم تو بس حکم ہوتا ہے اس میں اگر' مگر' لیکن' کیوں' کیسے کی گنجائش نہیں ہوتی قرآن کریم وحدیث میں بڑی سخت وعیدات مذکور ہیں۔

حرمت سود کی حکمت: مثلی اشیاء کے نقد اور مساوی لین دین میں کوئی فائدہ نہیں کیونکہ کسی کی ضرورت اس طرح پوری نہیں ہوتی مثلاً ا نے ب کو ایک من گندم دی۔ ب نے ا کو ایک من گندم دی دونوں کا تبادلہ بے فائدہ ہے یا ا نے ب کو سو روپیہ دیا ب نے الف کو سو روپیہ دیا تو کسی کو فائدہ نہیں ملا۔

فائدہ کی صورت: الف کے ساتھ ہزار کا نوٹ ہے اس کو کھلے چاہئیں ب نے سو سو کے دس نوٹ دے دیئے تو سود بھی نہیں اور الف کو فائدہ بھی ہوا یا الف کو ہزار روپیہ قرض چاہیے ب نے دے دیا کچھ عرصہ بعد ایک ہزار روپیہ واپس لیا ب نے احسان کیا الف کو فائدہ ملا۔ یا الف کو ایک من گندم کی ضرورت تھی ب نے دے دی کچھ عرصہ بعد الف سے ایک من گندم واپس لی ب نے احسان کیا الف کو فائدہ ہوا۔

اختلاف جنس: اختلاف جنس کے وقت تبادلہ میں کمی بیشی جائز بھی ہے اور فائدہ بھی ہے الف کے پاس مرغی ہے اور با کے پاس سو روپیہ دونوں کی رغبت اور حاجت ان اشیاء کی طرف کم اور زیادہ ہونے کیساتھ ساتھ جدا جدا بھی ہے۔ اسلئے اس صورت میں تبادلے کے وقت کمی بیشی کیلئے خوشی کیساتھ تیار ہوں گے۔ الف کا مہمان آیا اس کے پاس رقم ہے لیکن مہمان کو کھلانے کیلئے مرغی نہیں ب کے پاس مرغی ہے مرغی کی عام قیمت سو روپیہ ہے لیکن اس شدید حاجت کے وقت ب اس کو پانچ سو روپیہ میں خریدنے کیلئے تیار ہے اسی طرح الف کے پاس مرغی ہے لیکن ب کو

پچاس روپیہ کی اشد ضرورت ہے تو سو روپیہ کی مرغی پچاس روپیہ میں خوشی کیساتھ فروخت کرتا ہے۔ دونوں یہ معاملہ اتنا مہنگا یا سستا اس لئے کرتے ہیں کہ دونوں طرف سے حاجت اور رغبت جدا جدا ہے اور حاجت و رغبت اسلئے جدا ہے کہ تبادلہ والی اشیاء کی جنس مختلف ہے اختلاف جنس کے اس کم بیش یا مہنگے اور سستے تبادلہ میں دونوں کا فائدہ بھی ہوا اور حاجتیں بھی پوری ہوں گئیں۔

صلاحیتوں کا عدم استعمال: سودی عقد میں کسی قسم کے ذہنی یا جسمانی صلاحیت استعمال نہیں ہوتی۔ سود پر رقم دینے والا ہمیشہ زیادہ دولت اور فائدہ حاصل کرتا ہے اگر چہ بچہ‘ پاگل اور ان پڑھ ہو سود دینے والا نقصان برداشت کرتا ہے اگر چہ دنیا کا سب سے زیادہ باصلاحیت‘ تجربہ کار ماہر معیشت ہو۔

سود کی حرمت کی وجہ: اگر آپ کسی عام سمجھ بوجھ والے آدمی سے پوچھیں کہ حرص‘ جہل‘ ضرر‘ دھوکہ‘ جھوٹ‘ کنجوسی اور ظلم کے بارے میں کیا خیال ہے تو وہ فوراً کہے گا کہ یہ سب گندے ‘برے اور ناجائز اوصاف ہیں اسی طرح ایک سودی معیشت کے حامی ماہر معیشت سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھیں تو وہ بھی ان کو برا اور ناجائز کہے گا قطع لحاظ اس سے کہ یہ ماہر معیشت مسلمان ہے یا کافر اب ذرا غور سے کام لیا جائے تو معمولی سمجھ بوجھ والا آدمی بھی معلوم کر سکتا ہے کہ سودی عقد کی تہہ میں یہ سب برے اور ناجائز اوصاف موجود ہیں اب سوچنا چاہیے کہ سودی عقد کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اور سود کے حامی سودی معاملات کو کیوں اور کیسے جائز کہتے ہیں۔

لوگوں کی ذہنیت: چونکہ سیاست اور معیشت پر یورپ اور امریکہ کا قبضہ ہے ماہرین معیشت ان کے پاس زیادہ ہیں موضوع سے متعلق لکھی گئی کتابیں تقریباً ان کی ہیں کافی عرصہ سے معاشی زندگی انہی کے بتائے ہوئے معاشی اصولوں کے مطابق گزر رہی ہے۔ اکثر لوگوں کے دل و دماغ میں سودی معیشت کی محبت و رغبت کچھ ایسے رچ بس گئی ہے جیسے بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے کی محبت و عبادت نے جگہ پکڑ لی تھی سود کے حامی لوگوں پر قرآن و حدیث کی وعیدات کا اثر ہوتا ہے نہ کسی مسلمان ماہر معیشت عالم کی بات ان کے دلوں کو لگتی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے سود کے جتنے بھی عقلی‘ اخلاقی اور اقتصادی نقصانات یہاں کئے جائیں سر تسلیم خم نہیں کرتے کیونکہ ان کو یورپ اور امریکہ کی طرف سے ابھی سود کے عدم جواز کا سگنل نہیں ملا اور اگر لارڈ کینز کی ایک بات دہرائی جائے کہ سود کا ریٹ کم کر دیا سود کو ختم کر دو ورنہ معیشت تباہ ہو جائے گی تو اب اس کی بات کو تجربہ‘ فن اور عقل کے ترازو نہیں تولتے بلکہ آنکھ بند کر کے اندھی تقلید کرتے ہوئے کینز کی بات مان لے گی کہ واقعی صحیح اور سچ کہہ رہا ہے یہ ہے ہمارے ایمان اور یقین کی حالت اس لئے میں کہتا ہوں کہ خدا کرے کہ سود کی حرمت اور اس کے نقصانات کے تمام فیصلے یورپ اور امریکہ میں ہو جائیں تو ساری دنیا اس کو قبول کر لے گی۔